بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان اور روزوں کے فضائل ومسائل

فہرست

دلائل (قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس)

مرتب: کے. ابویاسر امین الرحمن عمری مدنی بن سعد اللہ باشا

ناشر:
جامعہ محمدیہ منصورہ، بنگلور-۴۵
موبائل: 9945307635

رمضان کے روزوں کا حکم

(1) رمضان کا روزہ رکھنا اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (بخاری ومسلم)

(2) جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (اجماع امت)

(3) جو رمضان کے روزے سستی اور کاہلی سے چھوڑے وہ مرتکب کبیرہ ہے۔ (ابن خزیمہ،ص)

رمضان اور روزوں کی فضیلت

(1) جس نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں ثواب سمجھ کر رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(2) رمضان کے مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے (ابن خزیمہ،ح)

رمضان کا چاند

(1) رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنا چاہئے اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو مطلع ابرآلود ہو تو شعبان کے تیس دن مکمل کرلینا چاہئے۔ (بخاری ومسلم)

وضاحت: مکہ مکرمہ کی رویت کا اعتبار صحیح ہے یا ہر ملک کے مطلع کے لحاظ سے خاص رویت کا اعتبار صحیح ہے؟ ان دونوں باتوں سے قطع نظر یہ دیکھا جائے کہ (ملک کی اکثریت کس رویت کے مطابق روزہ رکھتی ہے اور عید مناتی ہے تاکہ مسلمانوں میں اجتماعیت قائم رہے۔تمام المنہ للالبانی رحمہ اللہ صفحہ:397/398)

رمضان کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

رمضان کے روزے ہر مسلمان (مرد ہو یا عورت) عاقل بالغ صحت منداور مقیم پر فرض ہیں، عورت کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ وہ حیض ونفاس سے پاک ہو۔

(1) نابالغ بچے اگر روزہ رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

(2) بیمار اور مسافر اگر روزہ رکھنے میں مشقت محسوس نہ کریں تو روزہ رکھنا ان کے لئے افضل ہے اور اگر وہ مشقت محسوس کریں تو روزہ نہ رکھنا ان کے لئے افضل ہے. (مسلم)

(3) بیمار اور مسافر اگر روزے چھوڑیں تو بعد کے دنوں میں قضاء کرلیں. (سورۃ البقرۃ:184)

(4) حیض ونفاس والی عورت روزے نہ رکھے اور بعد کے دنوں میں قضا کرلے (مسلم)

(5) بوڑھے لوگ جو کمزوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں یا ایسا بیمار جو کبھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو یہ لوگ روزہ چھوڑ دیں اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادیں (البقرۃ:184)

(6) حاملہ (Pregnant) یا دودھ پلانے والی عورت اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ

رکھیں یا انہیں اپنے بچوں پر خوف ہو تو وہ روزے چھوڑدیں، اگر وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادیں تو ان پر قضا نہیں ہے۔ (ابوداؤد،ص)

(7) انس رضی اللہ عنہ کسی سال کمزوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو انہوں نے سالن میں بھگوئی ہوئی روٹی ایک برتن میں بنایا اور تیس مسکینوں کو بلایا اور انہیں پیٹ بھر کر کھلادیا (دارقطنی،ص) (8) اگر کوئی رمضان کے روزے عذر شرعی کی وجہ سے چھوڑ دے لیکن انہیں پورا کرنے سے پہلے ہی فوت ہوجائے تو اس کے ہر ایک روزے کی طرف سے اس کے گھر والے ایک مسکین کو کھانا کھلادیں، اگر کوئی نذر کے روزے چھوڑ کر فوت ہوجائے تو اس کے قریبی رشتہ دار اس کی طرف سے روزہ رکھ لیں۔ (ابوداود،ص)

روزہ کے ارکان

(1) نیت کرنا (بخاری ومسلم) نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، زبان سے نیت کرنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں، سحری کرنا بھی نیت کے قائم مقام ہوسکتا ہے۔

☆رمضان کے روزوں کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ (ترمذی۔ص)

اگر کوئی رات میں نیت کرکے سوئے لیکن سحری کو اٹھ نہ سکے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(2) فجر صادق سے سورج غروب ہونے تک روزہ توڑنے والے امور سے رکے رہنا۔ (البقرۃ:187)

روزہ توڑنے والے امور

(1) جان بوجھ کر کھانا پینا۔ (مسلم) جو آدمی بھول کر کھالے یا پی لے تو اس پر نہ قضاء ہے اور نہ کفارہ بلکہ وہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالی نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔ (مسلم)

(2) جان بوجھ کر قئے کرنا، اگر کسی کو بے اختیار قئے آجائے تو اس پر نہ قضاء ہے اور نہ کفارہ۔ (ترمذی،ابوداود،ص)

(3) حیض ونفاس کا آجانا گرچہ دن کے آخری وقت ہی میں کیوں نہ ہو۔ (اجماع امت) (4) ہمبستری کرنا۔ (بخاری ومسلم) ایسے شخص کا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب ہوجاتا ہے، کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے مسلسل روزے رکھے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ (بخاری) البتہ ایسا شخص اس دن کے بدلے ایک روزہ قضاء کرلے اور اللہ سے مغفرت طلب کرلے۔ (ابوداود، ابن ماجہ،ص)

روزے کے آداب

(1) سحری کرنا گرچہ پانی کے ایک گھونٹ ہی سے کیوں نہ ہو۔ (ابن حبان۔ص) البتہ سحری کرنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔ (بخاری ومسلم) سحری کرتے کرتے اگر اذان ہو جائے تو برتن میں موجود کھانے کو مکمل کر لینا چاہئے۔ (ابوداود۔ص) اس سے مراد وہ اذان ہے جو صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی دی جاتی ہے، وہ اذان مراد نہیں ہے جو سحری کا وقت ختم ہونے کے پانچ دس منٹ بعد دی جاتی ہے۔

سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم) اس لئے کہ سحری کرنے والوں کے لئے فرشتے دعا دیتے ہیں (ابن حبان۔ص) مزید یہ کہ اس سے روزہ دار کو تقویت ملتی ہے اور یہ وقت بھی ایسا بابرکت ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا پر اترتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کروں......؟ اور یوں تاخیر سے سحری کرنے سے فجر کی نماز باجماعت مل جاتی ہے وغیرہ۔ مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔ (ابوداود۔ص)

(2) روزے کی حالت میں لڑائی جھگڑے، گالی گلوج، بے حیائی اور بے کار کاموں اور باتوں سے بدرجۂ اولیٰ پرہیز کرے، اگر کوئی لڑنے لگے یا گالی دینے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری ومسلم)

اگر کوئی روزے کی حالت میں بھی جھوٹ وغیرہ سے نہ بچے تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری)

(3) سخاوت کرنا: رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے، لیکن جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی تھی۔ (بخاری)

(4) کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا (بخاری ومسلم) قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر احکام تجوید کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھے، تین دن سے کم میں قرآن ختم نہ کرے (ابوداود۔ص) ترجمہ وتفسیر بھی پڑھے تو بہتر ہے۔

(5) سورج غروب ہوتے ہی فوراً افطار کر لے۔ اس لئے کہ لوگ اس کی وجہ سے ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے۔ (بخاری ومسلم) تین یا چار منٹ احتیاطاً دیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

(6) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجوروں سے افطار کرتے تھے اگر وہ نہ ملیں تو سوکھے کھجوروں سے اگر وہ بھی میسر نہ ہوں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ ابوداود، ترمذی۔ص نمک سے افطار کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے، اگر کبھی ایسا موقع ہو جائے کہ افطار کے لئے کچھ نہ ملے تو افطار کی نیت ہی کر لے۔

(7) بسم اللہ کہہ کر افطار کرے (مسلم) افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (ابوداود۔ح)

ترجمہ: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔

روزہ دار کے لئے جائز امور

(1) دن کے کسی بھی وقت غسل کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گرمی یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا لیتے تھے۔ (ابوداود۔ص)

(2) کلی اور ناک میں پانی لینے میں مبالغہ نہ کرنا۔ (ابوداود۔ص)

(3) پچھنا لگوانا (یہ ایک قسم کا علاج ہے جس سے جسم کا فاسد خون نکالا جاتا ہے) (بخاری) اگر کسی کو پچھنا لگوانے کی وجہ سے کمزوری کا ڈر محسوس ہو تو وہ یہ عمل روزے کھولنے کے بعد کرے۔ اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے روزے کی حالت میں خون کی جانچ (Blood Testing) کے لئے تھوڑا خون دینا جائز ہے۔ اگر کسی کو دن میں خون کا ہدیہ (Blood Donation) دینے سے کمزوری کا خوف ہو تو یہ عمل روزہ کھولنے کے بعد کرے

(4) روزہ کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار کرنا جائز ہے بشرطیکہ اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو۔ (بخاری ومسلم) اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان کو بوس وکنار کرنے سے روکا اور بوڑھے کو اجازت دے دی۔ (ابوداود۔ص)

(5) جنابت کی حالت میں صبح کرنا، (بخاری ومسلم) یعنی اگر کوئی جنبی ہو تو اسی حالت میں سحری کر سکتا ہے (اگر وضو کر لے تو بہتر ہے)

(6) روزے کی حالت میں ضرورت پر سالن وغیرہ کا چکھنا درست ہے۔ اس کے بعد اس کو تھوک دے۔ (بخاری تعلیقا)

(7) روزہ کی حالت میں ناخن تراشنے یا بال نکالنے یا کاٹنے کو مکروہ سمجھنا سنت سے ثابت نہیں

اہل علم کے فتاوے

(۱) دن کے کسی بھی وقت مسواک کرنا مستحب ہے (بخاری ومسلم) تر وتازہ مسواک پر قیاس کرتے ہوئے (Tooth Paste) کا احتیاط کے ساتھ استعمال بھی جائز ہے۔

(۲) روزے کی حالت میں سرمہ لگانا جائز ہے (ابن ماجہ۔ص) اسی پر قیاس کرتے ہوئے آنکھ یا کان میں دوائی ڈالنا (Eye and Ear drops) درست ہے، گرچہ وہ اس دوائی کا اثر حلق میں محسوس کرے البتہ ناک میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ اس کا اثر حلق میں محسوس کیا جائے۔ (3) روزہ کی حالت میں تنفس یا دمے کی بیماری

کے لئے (Asthalin Inhaler) کا استعمال جائز ہے۔ (4) وہ ٹیکہ (Injection) جو خوراک یا طاقت حاصل کرنے کے لئے نہ ہو روزہ کی حالت میں لینا جائز ہے۔

(5) جسم کے کسی بھی حصہ میں (Cream, Ointment, Body Spray) خوشبو، عطر یا تیل وغیرہ ملنے سے روزہ ٹوٹتا نہیں ہے۔

وضاحت : مذکورہ چیزوں کے استعمال کو کھانا یا پینا شمار نہیں کیا جاتا ہے اس لئے ان سے روزہ ٹوٹتا نہیں۔

(6) روزے کی حالت میں گلوکوز (Glucose) چڑھانا درست نہیں اس لئے کہ وہ کھانے پینے کے قائم مقام ہے۔

(7) وضو یا غسل کرتے ہوئے منہ یا ناک سے بے اختیار پانی پیٹ میں چلا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹتا نہیں۔

(8) روزہ کی حالت میں تھوک نگلنے سے روزہ ٹوٹتا نہیں البتہ بلغم منہ تک پہنچ جائے تو اس کو تھوک دینا چاہئے۔

(9) ناک سے خون نکلنے سے یا دانت نکالنے پر خون نکل جانے سے روزہ ٹوٹتا نہیں۔

(10) گردے کی بیماری کے لئے (Dialysis) کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(11) روزہ کی حالت میں مہندی لگائی جا سکتی ہے۔

(12) روزے کی حالت میں تیراکی (swimming) جائز ہے بشرطیکہ حلق سے پانی نہ اُترے (دیکھئے فتاویٰ رمضان لعلماء السعودیہ جلد دوم صفحہ 460 تا 537)

روزوں کے دیگر مسائل

(1) اگر کوئی آدمی غلطی سے روزہ کھول دے یہ سمجھ کر کہ غروب کا وقت ہو چکا ہے، یا سحری کرتا رہے یہ سمجھ کر کہ ابھی وقت باقی ہے، تو ایسے شخص کا روزہ صحیح ہے اس پر نہ قضاء ہے اور نہ کفارہ

(2) اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کسی عذر شرعی کی وجہ سے قضاء کر دے تو وہ آئندہ رمضان تک ان کی قضاء کر سکتا ہے، چاہے لگاتار رکھے یا جدا جدا رکھے۔ لیکن اگر وہ رمضان کے فوری بعد رکھے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے روزوں کی قضاء شعبان تک مؤخر کرتی تھیں۔ (بیہقی۔ص)

(3) اگر کوئی رمضان کے روزے اتنا مؤخر کر دے کہ آئندہ رمضان بھی آ جائے تو اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ صرف اس پر قضاء ہی ہے۔

نوٹ: ''ص'' سے مراد صحیح حدیث اور ''ح'' سے مراد حسن حدیث ہے۔